۱۹۱۹۳

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ درین زمان فرخی قران عجالہ نافعہ در ذکر شہادت امامین المسمیٰ بہ

سر الشہادتین

از تالیف لطیف مقبول رب لطیف امیر قلمرو فن مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ باہتمام حافظ محمد عبد الاحد صاحب

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

AsliAhleSunnet.com

ف۲ انی جاعل فی الارض خلیفة ... حضرت داود علیہ السلام سے ... یا داود انا جعلناک خلیفة فی الارض

ف۱ نیابت خدا کی احکام شرع کے ... اور تدبیر اور انتظام ملک کا اور صلاح معاش اور معاد ... مولانا شاہ سلامت اللہ

ف۱۲ احادیث مین وارد ہے کہ یونس ع حضرت حزقیل ع کے یارون مین سے تھے بڑے شوق مین عبادت کی اور دنیا سے الگ ۱۲ موضح القران ف۱۳ حضرت نوح ع کے حق مین حق تعالیٰ فرماتا ہے انہ کان عبدا شکورا ۱۲ محرر ف۱۴ ولایت یعنی راز و نیاز بندے کا خدا سے ۱۲ محرر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في الانبياء ع
اسکو جانئے کہ جو کمالات اور خوبیان جدا جدا اور پیغمبرون مین متفرق

قد اجتمعت في نبينا محمد صلى الله عليه وسلم فقد اعطى الخلافة
سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام مین بالکل یکجا جمع ہوگئین چنانکہ حضرت کو خلافت ملی ف۱

كما اعطى ادم وداود عليهما السلام واعطى الملك كما اعطى سليمان
جیسے آدم ف۲ اور داود ف۳ علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف۴ جیسے سلیمان

عليه السلام واعطى الحسن كما اعطى يوسف عليه السلام واعطى الخلة
علیہ السلام کو ف۵ اور حضرت مین حسن تھا ف۶ جیسا یوسف علیہ السلام مین ف۷ اور حضرت مین خلت تھی ف۸

كما اعطى ابراهيم عليه السلام واعطى الكلام كما اعطى موسى عليه السلام
جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام مین ف۹ اور حضرت خدا سے ہم کلام ہوا ف۱۰ جیسے موسے علیہ السلام سے ف۱۱

واعطى العبادة كما اعطى يونس عليه السلام واعطى الشكر كما اعطى نوح
اور حضرت عابد تھے جیسے یونس علیہ السلام ف۱۲ اور حضرت بڑے شکر گذار تھے جیسے نوح

عليه السلام وقد زيد له كمالات اخر من انواع الولايات والمحبوبية
علیہ السلام ف۱۳ بلکہ اس سے زیادہ حضرت مین اور کمالات بھی تھے چنانچہ ولایت ف۱۴ اور سب طرح کی محبوبیت

AsliAhleSunnet.com

الْمُطْلَقَةِ وَالْاِصْطِفَاءِ الْمُطْلَقِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقُرْبِ الْاَتَمِّ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى

اور سب کی سوان مین مقبولی اور دیدار الٰہی ف۲ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری ف۳

وَالْجِهَادِ مَعَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَمَالَاتِ كَالْعِلْمِ الْوَسِيْعِ

اور کافرون سے جہاد ف۴ سوا اسکے اور کمالات جیسے علم ف۵ بے شمار

وَالْعِرْفَانِ الْاَتَمِّ وَالْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا وَالْاِجْتِهَادِ وَالْاِحْتِسَابِ وَالْقِرَاءَةِ

اور پورے سر کا عرفان ف۶ اور قضیے فیصل کرنا ف۷ اور فتوی دینا ف۸ اور اجتہاد ف۹ اور محتسبی ف۱۰ اور قراۃ

وَغَيْرِهَا لٰكِنْ بَقِيَ لَهٗ كَمَالٌ لَمْ يَحْصُلْ لَهٗ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ الشَّهَادَةُ وَالسِّرُّ فِيْ عَدَمِ

وغیرہ ف۱۱ لیکن آپ مین ایک کمال باقی رہگیا تھا کہ حضرت کی ذات مین حاصل نتھا یعنے شہادت اور انکی ذات مین اسکے حاصل

حُصُوْلِهَا لَهٗ بِنَفْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَوِ اسْتُشْهِدَ فِي الْحَرْبِ

ہونیکا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ مین شہید ہوتے

لَاَدّٰى ذٰلِكَ اِلٰى كَسْرِ شَوْكَةِ الْاِسْلَامِ وَاخْتِلَالِ الدِّيْنِ فِيْ نَظَرِ الْعَوَامِّ

توشوکت اسلام کی ٹوٹ جاتی اور دین مین عوام کے نزدیک خلل پڑجاتا ف۱۲

وَلَوِ اسْتُشْهِدَ غِيْلَةً وَسِرًّا كَمَا وَقَعَ لِبَعْضِ خُلَفَائِهٖ لَمْ يَشْتَهِرْ اَمْرُ شَهَادَتِهٖ

اور اگر ناگہان ف۱۳ چپکے چپکے شہید ہوجاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے ف۱۴ تو آپکی شہادت مشہور ہوتی

بَلْ وَلَا تَمَّتِ الشَّهَادَةُ لِاَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ اَنْ يُّقْتَلَ الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ

بلکہ پوری شہادت بہی نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہے کہ آدمی مارا جاوے مسافری

وَالْكُرْبَةِ وَاَنْ يُّعْقَرَ جَوَادُهٗ وَيُلْقٰى جُثَّتُهٗ مَطْرُوْحَةً وَّيُقْتَلَ حَوْلَهٗ جَمْعٌ

اور شقت مین اور اسکے گھوڑے کی کوچین کٹ جاوین اور اسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اسکے گرداگرد بہت لوگ

كَثِيْرٌ مِّنْ اَعِزَّةِ اَصْحَابِهٖ وَاَقَارِبِهٖ وَاَنْ يُّنْهَبَ مَالُهٗ وَاَنْ تُؤْسَرَ نِسَاؤُهٗ

باعزت یارون اور قریبون سے مارے جاوین اور مال اسکا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیان

وَاَيْتَامُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّلْحَقَ

اور یتیم لڑکے قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ کے واسطے ہون ف۱۵ سو حکمت الٰہی اور اسکی بڑائی نے چاہا کہ ملجاوے

AsliAhleSunnet.com

هٰذَا الْكَمَالُ الْعَظِيمُ بِسَائِرِ كَمَالَاتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَانْقِضَاءِ أَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِي

یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد آپکی وفات کے اور بعد گذرنے ایام خلافت کے کہ

تُنَافِي الْمَغْلُوبِيَّةَ وَالْمَظْلُومِيَّةَ بِرِجَالٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بَلْ بِأَقْرَبِ أَقَارِبِهِ وَأَعَزِّ

دبنا اور مظلومی اسکی مناسب نہین بواسطے بعض مردون اہل بیت کے بلکہ بوسطے اس شخص کے جو بہت ہی قریب عزیز کے

أَوْلَادِهِ وَمَنْ يَكُونُ فِي حُكْمِ أَبْنَائِهِ حَتّٰى يَلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهِ وَيَنْدَرِجَ كَمَالُهُمْ

اولاد مین اور جو کہ بمنزلہ آپ کے بیٹون کے ہون تاکہ ملجاوے انکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو انکا کمال حضرت کے

فِي كَمَالِهِ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ انْقِضَاءِ أَيَّامِ الْخِلَافَةِ إِلٰى هٰذَا

کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گذرنے دنون خلافت کے اس کمال کے

الْإِلْحَاقِ فَاسْتَنَابَتِ الْحَسَنَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنَابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ

ملانے پر تو نائب بنایا حسنین علیہما السلام کو نانا کے مقام پر اُن پر برتر

الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ وَجَعَلَتْهُمَا مِرْآتَيْنِ لِمُلَاحَظَتِهِ وَخَدَّيْنِ لِجَمَالِهِ وَلَمَّا

درود اور رحمت اور دونون کو دو آئینہ بنائے پرتوہ کمال محمدی کے ف اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ قُسِّمَتْ عَلَيْهِمَا

چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت ظاہر ف ۳ تو دونون پر بٹ گئی

وَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْأَكْبَرُ بِالْقِسْمِ الْأَوَّلِ وَلَمَّا كَانَ أَمْرُهَا مَسْتُورًا لَمْ يَظْهَرْ

تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف ۳ پہلی قسم کے واسطے اور چونکہ وہ امر مخفی تھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کبھی

لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَأُبْهِمَ أَمْرُهَا عِنْدَ الْوُقُوعِ أَيْضًا حَتّٰى وَقَعَتْ عَلٰى يَدَيْ

اُسکو مذکور کیا اور جب شہادت واقع ہوئی تو بھی مشتبہ ہی رہا یہانتک کہ یہ حرکت واقع ہوئی

زَوْجَتِهِ وَالزَّوْجَةُ مِنْ عَلَائِقِ الْمَحَبَّةِ دُوْنَ الْعَدَاوَةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ لِأَنَّهَا

حرم خاص سے حالانکہ بی بی علاقون محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب سو سطے ہوا کہ اُس شہادت کے

مَبْنِيٌّ عَلَى السَّتْرِ وَالْإِخْفَاءِ وَلِذٰلِكَ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکی خبر

AsliAhleSunnet.com

وَلَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَا غَيْرُهُمَا وَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْاَصْغَرُ

اور نہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالے عنہ نے ف اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے

بِالْقِسْمِ الثَّانِي وَلَمَّا كَانَ مَبْنٰى اَمْرِهٖ عَلَى الشُّهْرَةِ وَالْاِعْلَانِ اُنْزِلَ اَوَّلًا

دوسری قسم کی شہادت سے ف اور چونکہ بنا انکی شہرت اور اعلان پر تھی تو اول

فِي الْوَحْيِ عَلٰى لِسَانِ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ثُمَّ بِتَعْيِينِ

وحی میں زبان جبرائیل علیہ السلام وغیرہ فرشتوں پر انکا ذکر ہوا پھر بتانا شہادت

الْمَكَانِ وَتَسْمِيَتِهٖ وَتَعْيِينِ الزَّمَانِ وَهُوَ رَاْسُ السِّتِّينَ ثُمَّ اشْتَهَرَ اَمْرُهٗ

کے مکان کا ف اور اسکا نام ف اور بتانا شہادت کے وقت کا یعنی انتہائی سنہ ہجری معلوم ہوا پھر انکا شہرہ بہت ہوا

وَاُعْلِنَ ذِكْرُهٗ عَلٰى لِسَانِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي سَفَرِهٖ اِلٰى صِفِّينَ

اور برملا ذکر کیا امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف

ثُمَّ لَمَّا وَقَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اشْتَهَرَ اَمْرُهَا بِانْقِلَابِ التُّرْبَةِ دَمًا وَاَمْطَارِ

پھر جب واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی خون ہو گئی ف اور آسمان خون

الدَّمِ مِنَ السَّمَاۗءِ وَهَتْفِ الْهَوَاتِفِ بِالْمَرَاثِي وَنَوْحِ الْجِنِّ وَبُكَائِهِمْ وَطَوَافِ

برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے ف اور نوحہ اور رونا جنوں کا ف اور گھومنا

السِّبَاعِ حَافِظَاتٍ لِجُثَّتِهٖ وَدُخُولِ الْحَيَّاتِ فِي مَنَاخِرِ قَاتِلِيهِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ

درندوں کا گرد آپ کی لاش کے نگہبانی کیواسطے اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علی ہذا القیاس

مِنْ اَسْبَابِ الشُّهْرَةِ لِيَطَّلِعَ الْحَاضِرُونَ وَالْغَائِبُونَ عَلٰى وُقُوعِهَا بَلْ بِاِبْقَاءِ

اور بھی شہرت کے اسباب تھے ف تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہوجاویں بلکہ بقائی

الْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ الْمُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ الْوَقَائِعِ الْهَائِلَةِ فِي اُمَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

رنج اس بجو الم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں

فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةُ الشُّهْرَةِ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

غرض اس شہادت کا ہی سو تحقیق بڑے سر کا شہرہ ہو گیا اس شہادت کا عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں

AsliAhleSunnet.com

وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ اِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَۃُ

اور جن اور آدمیون مین اور گویا اور خاموش مین ف۱ جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی

فَلْنَذْكُرْ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْاِشَارَةِ اِلٰى مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدِّمَةِ

تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اسکا جو علاقہ رکھتا ہے اس باب سے معہ اشارہ اُن مضامین کے کہ جنکا تمہید مین مذکور ہو چکا

فَنَقُوْلُ اَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ اِبْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونو صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

فَلَهٗ وَجْهَانِ الْاَوَّلُ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهٗ حُكْمُ الْاِبْنِ وَلِهٰذَا يُعَدُّ

اس دعوی کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجای بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَالثَّانِي التَّبَنِّيْ

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل سے کہلاے ف۲ اور دوسری دلیل یہ کہ حضرت نے دونوں کو متبنی کیا تھا

فَقَدْ ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُّتَعَدِّدَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا

ف۳ چنانچہ بہت ولیتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں ف۴ میرے

اِبْنَايَ وَرَوٰى اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ هَانِئِ

بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحاق سبیعی سے ف۵ اُسنے ہانی

ابْنِ هَانِئٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ

بن ہانی سے اُسنے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب پیدا ہوئے امام حسن

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا

اَرُوْنِيَ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ

دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مینے عرض کیا نام رکھا ہے اُسکا مین نے حرب ف۶ حضرت نے فرمایا بلکہ نام اسکا حسن ہے

فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَرُوْنِيَ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا

پھر جب پیدا ہوئے امام حسین حضرت نے فرمایا دکھلاؤ مجکو میرا بیٹا کیا نام رکھا ہے تم نے مین نے عرض کیا کہ حرب

قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ قَالَ اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ

فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے صاحبزادے تیسرے حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا

قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ سَمَّيْتُهُمْ بِاَسْمَاءِ

میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں

وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرَ وَشَبِيْرِ وَمُشَبِّرِ وَاَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ

اولاد ہارون ع کے ناموں پر یعنی شبر اور شبیر اور مشبر ف اور اسی کو روایت کیا ہے طبرانی نے ف۳ اپنی معجم کبیر میں

وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ عَلِيٍّ

اور دارقطنی نے کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا ہے محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسی ہی مطلب کو سلمان فارسی رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهُ وَفِي الْقَامُوْسِ شَبَّرٌ كَبَقَّمٍ وَشَبِيْرٌ كَقُمَيْرٍ

تعالی عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر قمیر کے وزن پر

وَمُشَبِّرٌ كَمُحَدِّثٍ اَبْنَاءُ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا كَوْنُهُمَا

اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پھر ہونا حسنین کا

مِرْاٰتَيْنِ لِمُلَاحَظَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَيْنِ

آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دلیل سے ثابت ہے

اَلْاَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ

اول بجہت سیادت مطلقہ ف۵ چنانچہ روایت کی نسائی اور رویانی

وَالضِّيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبُوْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنُ

اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے اور ابو یعلی نے ابی سعید سے اور ابن

مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

ماجہ نے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبداللہ بن مسعود رض سے اور روایت کی ابو نعیم نے

AsliAhleSunnet.com

عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَأُسَامَةَ

علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق اور جابر اور براء اور اسامہ

ابْنِ زَيْدٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَابْنُ

بن زید اور مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن

عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رض وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رِمْثَةَ

عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور ابی رمثہ سے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار ہیں

شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِّنْهُمَا

بہشتی جوانون کے ف اور ابن ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ اُن دونون کا بہتر ہے

وَعِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَأَبُوْهُمَا أَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ

ان دونون سے اور طبرانی نے ذکر کیا باپ ان دونون کا بہتر ہے ان دونون سے اور حاکم اور ابن حبان

وَغَيْرُهُمَا إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا

وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے سوای دو خالاتی بھائیون کے یعنی عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا اور

وَمِنْ مُتَفَرِّعَاتِ هٰذِهِ الْمُرَابَطَةِ كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتَهُ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَهُ

اس آئینہ محمدی ہونیکا یہ ثمرہ ہے کہ محبت حسنین کی بعینہ محبت رسول خدا صلعم کی ہے اور عداوت انکی گویا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ

عبداللہ بن عباس رض سے کہ حضرت نے فرمایا جس نے حسنین سے محبت رکھی اُسنے مجھسے رکھی اور جسنے اُنسے عداوت رکھی

أَبْغَضَنِيْ وَالثَّانِيْ مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّوْرَةِ فَإِنَّهُمَا كَانَا

اُسنے مجھسے عداوت رکھی ف اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا حسنین حضرت کے

AsliAhleSunnet.com

كالتصوير بين له في الظاهر ايضًا فقد اخرج البخاري عن انس قال

تصویر بین ہین ظاہر ہیں ف۱ چنانچہ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہ

لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن

نہ تھا کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن

علي عليهما السلام وقال في الحسين ايضًا كان اشبههم برسول

علی علیہما السلام سے اور حسین بن علی ہین بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف۲ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عن علي كرم الله وجهه وصححه قال الحسن اشبه برسول

جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ ہین حضرت

الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الرأس والحسين

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك

بہت مشابہ ہین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک ف۳

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو اٹھا لیا۔

والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور حسین کو اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دو تون کو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو دوست

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت مین اور کہا یہ حدیث منکر ہے

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشر

ف اور روایت کی امام جعفر صادق رض نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن نے پندرہ

ف۴ فائدہ ۱۲ ... تفصیل کی حدیث سے ظاہری تعارض دونوں روایتوں بخاری کا جاتا رہا ۱۲

ف۵ یعنی حدیث حسن ہے اصطلاح محدثین میں یہ ... روایت ...

ف۹ اور یہ قسم ضعیف حدیث ہوتی ہے لیکن جب اس حدیث نے ... روایات ابن حبان اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کے تقویت پائی تو یہ حدیث حسن ہوئی قابل سند ہے ۱۲

AsliAhleSunnet.com

حجة ماشيا وجنائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کئے اور اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے ف۱ اور دو بار تمام اسباب

لله مرتين وقاسم الله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہانتک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف۲ اور وفات ہوئی امام حسن

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على ارجح الاقوال

رضی اللہ تعالی عنہ کی ۴۹ سنہ انچاس ہجری میں بروایت قوی کہ

في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو المشهور و

اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی مشہور ہے ف۳ اور

سبب موته ان زوجته جعدة ابنت الاشعث بن قيس

سبب وفات جناب امام حسن کا یہ ہوا کہ آپ کی حرم جعدہ بنت اشعث بن قیس نے

سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

زہر دیا آپ کو باغوای یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے اس بات پر اسکے ساتھ

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى عنه

نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اسنے ویسا ہی کیا ف۴ تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالی عنہ

اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد تسئله

چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اسکے جعدہ نے یزید پلید کو پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ

الوفاء بما وعدها فقال انا لم نكن نرضاك للحسن افنرضاك

پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم نہتے راضی کہ تو حسن کے پاس ہے بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والاخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت ان لوگوں سے جنھوں نے دین اور دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي وتقطع

زیان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستون مین

الامعاء ولما حضرته الوفاة جاء الحسين رضي الله تعالى عنه

نکلتی تھین اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے

فقال اي اخي صاحبك قال تريد قتله قال نعم قال

آ کر پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف امام حسن نے فرمایا کہ تم اُسے مارا چاہتے

لئن كان صاحبي الذي اظن الله اشد نقمة وان لم

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان مین ہے تو اللہ سخت بدلا لینے والا ہے ف اور اگر وہ

يكنه ما احب ان تقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت

قاتل نہین جسپر میرا گمان ہے تو مین نہین چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجکو تحقیق

السم مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره

زہر پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہین پلایا ف اور تھی عمر

الشريف خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما

شریف آپکی ساڑھے پینتالیس برس کچھ دن کم

وقد ولد للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على

اور آپ پیدا ہوے پندرھوین شعبان سنہ ۳ تین ہجری مین بموجب روایت

الصحيح وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية

صحیح کے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ رمضان مین پیدا ہوے ف یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا

التي اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية

جو بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری

التي اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

جو مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

AsliAhleSunnet.com

الْمَشْهُورَةِ وَسَبَبُ شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَسَبَبُهَا أَنَّهُ

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہوکہ اسکا نام ہی شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيدُ وَتَسَلْطَنَ وَذٰلِكَ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتِّينَ

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری مین

بِدِمَشْقَ كَتَبَ إِلَى الْأَقَالِيمِ لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ

شہر دمشق مین تو اُسنے نامے لکھے سب ملکون مین بیعت لینے کے واسطے اور لکھا عامل کو

بِالْمَدِينَةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ

جو مدینے مین تھا یعنی ولید بن عقبہ کو کہ بیعت لیوے حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَيْعَتِهِ

علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے اُسکی بیعت سے

لِأَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنَ الْخَمْرِ ظَالِمًا وَخَرَجَ الْحُسَيْنُ

اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم اور کوچ کیا امام حسین ع نے

إِلَى مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ وَأَقَامَ بِهَا

مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی پھر مکے مین پہنچے اور وہان ٹھہرے

وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ كُوفَةَ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ

اور جب یہ خبر کوفی والون کو پہنچی تو اتفاق کیا اُنمین سے بہت گروہون نے

كَثِيرٌ وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُونَهُ إِلَيْهِمْ

اور لکھا جناب امام حسین ع کو کہ آپ آکے ہمارے پاس ٹھہرین

وَيَبْذُلُونَ لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

اور ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہین

وَبَالَغُوا فِي ذٰلِكَ وَتَتَابَعَتْ إِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ كِتَابًا

اور بہت مبالغہ اسمین کیا اور تار بندھا خطون کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

AsliAhleSunnet.com

مِنْ كُلِّ طَائِفَةٍ وَّجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ اِلَيْهِمْ اِبْنَ عَمِّهٖ مُسْلِمَ بْنَ
ہر ایک فرقے اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے اُنکی طرف چچازاد بھائی مسلم بن
عَقِيْلٍ وَّحَثَّهُمْ عَلٰى نُصْرَتِهٖ وَحِمَايَتِهٖ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ اِلَى
عقیل کو اور اُنکو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہنچے مسلم
الْكُوْفَةِ نَزَلَ فِيْ دَارِ الْمُخْتَارِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّبَايَعَ الْحُسَيْنَ
کوفے مین اُترے گھر مین مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی
عَلٰى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ اَكْثَرُ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلٰى
مُسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیون سے ف۱۹ پھر اُسکی خبر
ذٰلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّالِي الْكُوْفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيْدَ وَكَانَ
ہوئی نعمان بن بشیر کو جو کوفے مین حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے
صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ لٰكِنِ اكْتَفٰى بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيْدِ
وہ صحابی سو دھمکایا لوگون کو اس سبب سے لیکن فقط دھمکی سے ٹالا
وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِاَحَدٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ
اور کسی کا تعرض نہ کیا ف۲۰ تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ
بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اِلٰى يَزِيْدَ يُخْبِرَانِهٖ عَنْ اَمْرِ مُسْلِمٍ وَّمَيْلِ
بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع
اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ
اہل کوفے کی اُسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا
يَزِيْدُ النُّعْمَانَ وَوَلّٰى مَكَانَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا
یزید نے نعمان کو اور اُسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ ف۲۱ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا
عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ
بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

AsliAhleSunnet.com

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ

اور پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں

وَأَوْهَمَ أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ

اور دھوکا دیکر آپ کو حسین علیہ السلام بنایا سو پیشوائی کی اُسکے

النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ

لوگوں نے اندھیری رات میں اور سلام کیا اُسکو اور چلے آگے آگے اُسکے

وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ

اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند رسول اللہ کے آنا تمہارا مبارک ہو

فَسَكَتَ حَتّٰى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ

سو چپکا رہا یہانتک کہ پہنچ گیا حاکم نشین مکان میں ف پھر جب صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو

وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ وَحَذَّرَهُمْ

اور پڑھی روبرو اُنکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا اور ڈرایا اُنکو

عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ

یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم بن عقیل میں

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفٰى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِئِ بْنِ

حیلے اور تدبیر سے ف اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن

عُرْوَةَ فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلٰى

عروہ کے پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے

دَارِهِ فَأَتَوْا بِهَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيعَ رُؤَسَاءِ

گھر پر سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اُسکو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں

الْكُوفَةِ عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَأَتَى الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادٰى شِعَارَهُ

کوفے کو اپنے پاس ایک محل میں ف اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنی گروہ

AsliAhleSunnet.com

فَاجْتَمَعَ مَعَهُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَّاَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ فَاَمَرَ

سو جمع ہو گئے اُسکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا اُنھوں نے اُس محل کو پھر حکم کیا

عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاُسَارٰى مِنْ رُؤَسَاۤءِ الْكُوْفَةِ اَنْ يُّكَلِّمُوْا

عبید اللہ بن زیاد نے قیدی رئیسوں کوفے کو تا سمجھاویں اپنے

عَشَاۤئِرَهُمْ وَيَرُدُّوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوْهُمْ

لوگوں کو اور پھیریں انکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ اُسکے سمجھانے سے

فَتَفَرَّقُوْا كُلُّهُمْ وَاَمْسٰى مُسْلِمٌ فِيْ خَمْسِمِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ

تتر بتر ہو گئے سب لوگ اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب

الظَّلَامُ ذَهَبَ اُولٰۤئِكَ اَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهٗ فَتَرَدَّدَ فِي

اندھیرا ہوا تو چنپت ہوئے وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے تو متردد ہوئے

الطَّرِيْقِ فَاَتٰى مَنْزِلَ امْرَاَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَاَدْخَلَتْهُ

راہ میں پھر پہنچے ایک عورت کے گھر پر اُس سے پانی مانگا سو اُس نیکبخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا

فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلًى لِمُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ فَانْطَلَقَ

مسلم کو اپنے گھر میں اور تھا بیٹا اُس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اُسنے جا کر اپنے

فَاَخْبَرَ مُحَمَّدًا وَاَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ اللّٰهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَمْرَو بْنَ

میاں کو خبر دی اور اُسنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن

حُرَيْثٍ صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ فَاَحَاطَا بِالدَّارِ

حریث کوفے کے کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اُنھوں نے جا کر گھیر لیا گھر

فَخَرَجَ مُسْلِمٌ بِسَيْفِهٖ يُقَاتِلُهُمْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ

تو نکلے مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے

الْاَمَانَ فَجَاۤءَ بِهٖ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ وَاَلْقٰى جُثَّتَهٗ اِلَى النَّاسِ

امان اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اُس شقی نے گردن ماری مسلم مظلوم کی اور پھینک دی لاش لوگوں کے بیچ

AsliAhleSunnet.com

وَصُلِبَ هَانِئًا وَّكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

اور سولی دے دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی حجہ

سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا وَّ اِبْرَاهِيْمَ

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

اِبْنَيْ مُسْلِمٍ اَيْضًا مَّعَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ انکے اور جسدن مسلم شہید ہوئے اسی دن چلے جناب حسین

السَّلَامُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهٗ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

علیہ السلام مکے سے کوفے کی طرف ف۱ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں ذی حجہ

وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِهٖ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ قَدْ كَتَبَ

اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید لکھا تھا کہ یہاں

اِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهٗ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهٗ عَنْ ذٰلِكَ

کو تشریف لائیے ف۲ اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا اُنکو اس سفر سے

اِبْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَّ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ

عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ اور ابو سعید خدریؓ

وَاَبُوْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ

اور ابو واقد الیثی نے رضؓ ف۳ سو نہ مانا امام نے انکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَبْشًا

علی مرتضیٰ کو کہ کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم سے کہ مینڈھے کے سبب سے

ف۱ یعنی تیسری ذی الحجہ کو ۱۲ تحریر الشہادتین ف۲ جب مسلم بن عقیل کوفے میں پہنچے اور بہت سے لوگوں نے بیعت انکے ہاتھ پر کی اور اشتیاق حضرت امام حسینؓ کے تشریف لانے کا اظہار کیا تو اُنہوں نے بتاکید لکھ بھیجا کہ یہاں سب لوگ آپکے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہیں آپ جلد تشریف لاویں اسے دریافت کر کے امام حسینؓ نے عزم مصمم سفر کوفے کا کیا ۱۲ تحریر الشہادتین ف۳ ان صحابہ کا منع کرنا اس راہ سے تھا کہ امام حسینؓ کی شہادت کی خبر قدیم سے سنتے تھے اور کوفیوں کی بدعہدی اور بے وفائی اور امام کی بیسامانی اظہر من الشمس تھی اور یہ سب صحابی آپ بھی کچھ سامان مقابلہ کا نہ رکھتے تھے پر یہ معلوم تھا کہ اسی سفر میں انکی شہادت ہے ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر انکی رفاقت سے کب باز رہتے ۱۲ تحریر۔

AsliAhleSunnet.com

يُسْتَحَلُّ بِهِ مَكَّةُ فَلَا أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْكَبْشَ وَسَارَ مَعَ اثْنَيْنِ

بے حرمتی کعبے کی ہوگی ف٢٠ سو کہیں میں ہی نہوں وہ مینڈھا ف٢٠ اور کوچ کیا امام نے

وَثَمَانِيْنَ نَفْسًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَشِيْعَتِهِ وَمَوَالِيْهِ فَسَمِعَ

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ آپکے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

فِيْ أَثْنَاءِ الطَّرِيْقِ بِقَتْلِ مُسْلِمٍ وَّتَفَرُّقِ جَمَاعَتِهِ فَقَصَدَ الرُّجُوْعَ

راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ جانے انکے گروہ کی تو پلٹنے کا ارادہ کیا

فَقَالَ بَنُوْ عَقِيْلٍ وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ حَتّٰى نُصِيْبَ بِثَارِنَا أَوْ

سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہانتک کہ ہم اپنا بدلا پاویں یا

نُقْتَلَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا خَيْرَ فِي الْحَيٰوةِ بَعْدَكُمْ

مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمھارے بعد

ثُمَّ سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتّٰى إِذَا كَانَ عَلٰى مَرْحَلَتَيْنِ مِنَ الْكُوْفَةِ

پھر چلے امام عراق کی طرف یہانتک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لَقِيَهُ الْحُرُّ بْنُ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيُّ وَمَعَهُ أَلْفُ فَارِسٍ مِّنْ

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اسکے ساتھ ہزار سوار تھے

أَصْحَابِ ابْنِ زِيَادٍ شَاكِي السِّلَاحِ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابن زیاد کے ساتھ والے ہتھیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے

إِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ وَأَمَرَنِيْ أَلَّا أُفَارِقَكَ

کہ مجھکو عبید اللہ ابن زیاد نے بھیجا ہے آپکے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں

حَتّٰى أُقْدِمَكَ إِلَيْهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ كَارِهٌ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ

آپ کو یہانتک کہ اسکے پاس لیجلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّيْ لَمْ أَقْدَمْ هٰذَا الْبَلَدَ حَتّٰى أَتَتْنِيْ كُتُبُ أَهْلِهِ وَقَدِمَتْ

علیہ السلام نے کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہانتک کہ میرے پاس بہت سے خط اور پیغام

AsliAhleSunnet.com

عَلٰی رُسُلِهِمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰی

اس شہر تک پہنچے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی

بَيْعَتِكُمْ دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ

بعیت اور اقرار پر تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو لوٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجکو خبر نہیں

هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمْكِنُنِي الرُّجُوْعُ اِلَى الْكُوْفَةِ

ان خطوں کی اور نہ ایلچیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فَلَا اُفَارِقُكَ اَوْ اَقْدِمَ بِكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا ف۱

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہانتک کہ آپ کو اسکے پاس لیچلوں ف۱ اور بہت سی گفتگو درمیان میں ہی

فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ فِي ف۲

تو مڑے امام حسین ع کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَلَمَّا نَزَلَ بِهَا

دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری میں اور جب وہاں اترے

سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ فَقَالَ هٰذَا

پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں فرمایا یہ

مَوْضِعُ كَرْبٍ وَّبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ

جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ اور اترا حر مع اپنے لشکر کے

قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْضَ كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا

روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین کربلا پر ف۳ پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط

اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُطَالِبُهُ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ ع

امام حسین علیہ السلام کو کہ بیعت کریجے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام حسین ع کے پاس

ف۱ اس واسطے کہ عبید اللہ بن زیاد کی طرف سے تاکید شدید امام کے اسیر کر لانے کی ہے اور ملاقات کا امر بھی مخفی نہیں ہو سکتا کیونکہ ہنگے ہزار سواروں کے سامنے یہ معاملہ واقع ہوا ہے جو وقت اسے بی اقتدائی ثابت ہوئی خدا جانے کیا سزا دے

ف۲ جب امام حسینؑ نے دیکھا کہ اب نہ پھر سکتے ہیں کوفے کو جانا مناسب ہے وہ کنارے کٹرے ہو کر ایک جگہ اتر پڑا چاہیے ۱۲

AsliAhleSunnet.com

فَقَرَاَهُ وَاَلْقَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَالَهُ عِنْدِيْ جَوَابٌ

تو اپنے اُسے پڑھکر ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسینؑ نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اُٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مُقَدَّمَهَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَكَانَ وَالِيًا

اور فوجیں تیار کیں اور انکا سپہ سالار بنایا عمر بن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

عَلَى الرَّيِّ فَاسْتَعْفٰى مِنْ خُرُوْجِهِ اِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ

ملک ری کا حاکم سو اسنے بچلو تھی کی امام کی طرف جانیسے واسطے لڑائی کے تو کہا

لَهُ ابْنُ زِيَادٍ اِمَّا اَنْ تَخْرُجَ وَاِمَّا اَنْ تَتْرُكَ وِلَايَةَ الرَّيِّ

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وَتَقْعُدَ فِيْ بَيْتِكَ فَاخْتَارَ وِلَايَةَ الرَّيِّ وَطَلَعَ اِلَى قِتَالِ

اور بیٹھ رہو گھر میں اپنے سو اسنے حکومت ری کی اختیار کی اور امام حسین سے لڑنیکو چلا

19

الْحُسَيْنِ بِالْعَسَاكِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِيَادٍ يُجَهِّزُ مُقَدَّمًا وَمَعَهُ

فوج لیکر ف سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اُسکے ساتھ

طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ اِلَى اَنِ اجْتَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ

تھوڑا لشکر یہانتک کہ جمع ہوگئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

اَلْفًا مَا بَيْنَ فَارِسٍ وَّرَاجِلٍ فَنَزَلُوْا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوْا

ہزار سوار اور پیادے اور اُترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہوگئے

بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهِ وَكَانَ اَكْثَرُ

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں ف اور اکثر

مَنْ خَرَجَ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

عمر بن سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو وہی لوگ تھے جن لوگوں نے انکو خط لکھ بھیجے تھے

AsliAhleSunnet.com

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ أَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوهُ

اور بیعت کی تھی ف پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑتے ہیں گے

أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاحْتَفَرُوا حُفْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ

تب حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودے سنگر بطور خندق یعنی کھائے

حَوْلَ الْعَسْكَرِ وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ

گرد لشکر کے اور اسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے نکلکر لڑیں

مِنْهَا وَرَكِبَ عَسْكَرُ ابْنِ سَعْدٍ وَأَحْدَقُوا بِالْحُسَيْنِ ع

ف اور سوار ہوا لشکر ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے

وَزَحَفُوا وَاقْتَتَلُوا وَلَمْ يَزَلْ يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ الْحُسَيْنِ ع

اور ہجوم کرکے قتل کرنا شروع کیا ف۱۲ اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے

وَأَصْحَابِهِ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ إِلَى أَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يُنِيفُ

گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد یہانتک کہ شہید ہوگئے انمیں زیادہ

عَلَى خَمْسِينَ رَجُلًا فَعِنْدَ ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پچاس آدمیوں سے پھر تو چلّا اٹھے امام حسین علیہ السلام

أَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ أَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ

کہ کیا کوئی فریاد رس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے ہماری فریاد کو پہنچے کوئی ہے بچانیوالا کہ بچاوے

عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيدَ

حرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ف۱۳ سو یکایک ناگہان حر بن یزید

الرِّيَاحِيِّ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ قَدْ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ

ریاحی جسکا ذکر آگے ہوچکا آگے بڑھکے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین کے پاس

ف۱۲ لڑنے لگے اور ایک ایک نے نکلکر مقابلہ کیا اور فوج مقابل سے جو نکلا اسکو مارنا شروع کیا ان مردوں نے جب دیکھا کہ سب جان نثار کرنے پر تیار ہیں ایک ایک پر دس دس شخص تیروں کا مینھ برسانے لگے یہانتک کہ امام کے لشکر سے جو جاتا تھا پھر زندہ نہ پھرتا تھا ۱۲ ف۱۳ یہ فریاد و استغاثہ بے استقلالی اور بے صبری سے نہ تھا بلکہ فقط واسطے تمام حجت کے

AsliAhleSunnet.com

إليهم وقال يا ابن رسول الله إني كنت أول من خرج عليك و

اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سب سے پہلے نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور

أنا الآن في حزبك فمرني أن أكون مقتولا في نصرتك

مین اسوقت آپکے گروہ مین آگیا سو مجکو اجازت دیجئے کہ مین مارا جاؤن آپ کی مدد مین

لعلي أنال شفاعة جدك غدا ثم كر على عسكر عمر بن سعد

شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت مین مجکو نصیب ہو پھر یہ کہکے حملہ کیا لشکر عمر بن سعد پر

فلم يزل يقاتلهم حتى قتل وقتل معه أخوه وابنه ومولاه يضر

پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بیدین سے یہانتک کہ وہ آپ شہید ہوا اور اسکے ساتھ اسکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے

فالتحم القتال حتى قتل أصحاب الحسين عليه السلم بأسرهم

پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے گئے ہمراہی امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب

وولده وإخوته وبنو عمه وبقي وحده فبارز بنفسه وسيفه

اور انکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور تنہا رہگئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار

مصلت في يده فلم يزل يقاتل ويقتل من برز إليه حتى قتل

انکے ہاتھ مین تھی پھر خوب لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اسکو آپ مارتے تھے یہانتک کہ مار ڈالا

منهم الكثير فأثخنته الجراحات والسهام تأتيه من كل جانب

انہین سے بہت لوگون کو پھر تو چور چور کر ڈالا آنحضرت کو زخمون نے اور تیر برسنے لگے چارون طرف سے

وأقبل الشمر ذو الجوشن السكوني في كتيبته فحال بينه وبين

اور سامنے آیا شمر ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہوگیا درمیان امام اور درمیان

رحله وحرمه فصاح الحسين عليه السلم ويحكم يا شيعة الشيطان

خیمہ اہلبیت کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ شیطان کے

أنا الذي أقاتلكم ما لكم تتعرضون للحرم فإن النساء لم يقاتلنكم

مین تم سے لڑتا ہون تمکو گھر والون سے کیا کام بیبیان تو تم سے نہین لڑتین

AsliAhleSunnet.com

فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ کُفُّوْا عَنِ النِّسَاءِ وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِیْ نَفْسِهٖ

یہ سُنکر شمر نے اپنے لوگون سے کہا ۔ جاؤ عورتون کی طرف تو اسی شخص کو

فَمَالُوْا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰی سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ شَهِیْدًا وَحَزَّ

سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہانتک کہ گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر

رَاْسَهٗ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ فَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی قَطْعِ رَاْسِهٖ فَنَزَلَ خُوْلِیُّ

مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ سو نہ کاٹ سکا تب اُترا خولی

بْنُ یَزِیْدَ فَقَطَعَ رَاْسَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ وَیْلَکُمْ

بن یزید تو اُسنے کاٹا ف اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیو کو کمبختو

مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَیْهِ

اب کیا دیکھتے ہو ابتو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخمون نے پھر سنتے ہی تار بندھ گیا امام

السِّهَامُ وَالرِّمَاحُ حَتّٰی وَصَلَ سَهْمُ شَقِیٍّ مِّنَ الْاَشْقِیَاءِ اِلٰی حَنَکِهٖ

تیر اور نیزو کا یہانتک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهٗ شِمْرٌ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاَدْرَکَهٗ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے تو اسی حال تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر آپہنچا سنان

بْنُ اَنَسِ نِ النَّخْعِیُّ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ وَّنَزَلَ خُوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ لِیَقْطَعَ

بن انس نخعی نے نیزہ مارا اور اترا خولی بن یزید سر کاٹنے کو

رَاْسَهٗ فَارْتَعَدَتْ یَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ یَزِیْدَ فَقَطَعَ رَاْسَهٗ

سو کانپنے لگے اُسکے ہاتھ پھر اُترا بھائی اُسکا شبل بن یزید اُسنے کاٹا سر مبارک کو

وَدَفَعَهٗ اِلٰی اَخِیْهِ خُوْلِیَّ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَی الْحَرَمِ وَاَسَرُوا اثْنَیْ عَشَرَ

اور حوالہ کیا اپنے بھائی خولی کے بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے مین اور قید کر لیے بارہ

غُلَامًا مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ وَّمَنْ کَانَ مِنَ النِّسَاءِ وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَّ

لڑکے ف ۳۰ بنی ہاشم سے اور جتنی بیبیان تھین اور حکم کیا عمر بن سعد اور

AsliAhleSunnet.com

شِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوا خُيُولَهُمْ وَاَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ

شمر ذی الجوشن نے لوگون کو سو گھوڑون پر چڑھ کے ان سنگدلون نے روندا لاش امام حسین ع کو

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّاسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ مَالِكٍ

ف۱ اور بھیجا سر مبارک بشیر بن مالک اور خولی

وَخُوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف۲ اور شہید ہوئے امام حسین ع کے ساتھ آپ کے

مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرُ بَنُوْ عَلِيِّ

اہل بیت مین سے ف۳ عباس اور عثمان اور محمد اور عبداللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی

بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

بن ابی طالب کے اور قاسم اور عبداللہ اور عمر اور ابوبکر چار بیٹے امام حسن ع کے

وَقُتِلَ مَعَهُ ابْنَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيْدًا

اور شہید ہوئے دو بیٹے خود امام حسین ع کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے

وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا اَيْ كَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمٌ شَقِيٌّ وَهُوَ فِيْ

اور دوسرے عبداللہ ف۴ بچے ہی مارے گئے کربلا مین اپنے باپ کی گود مین تھے کہ ناگہان تیر آلگا

حِجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

ایک شقی کا سو شہید ہوئے اور امام حسین ع کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبداللہ بن جعفر طیار کے

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرُ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ

اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن ابی طالب رض کے ف

ف۱ کہتے ہین کہ شمر اور ابن سعد کے کہنے سے بیس آدمیون نے گھوڑون کے سُمون سے اسطرح لاش مبارک کو پامال کیا کہ استخوان لطیف ریزہ ریزہ ہوگئے ۱۲ التحریر ف۲ کربلا سے ف۳ کوفے مین ۱۲ منہ رح ف۴ حاصل کلام جب سر مبارک امام حسین ع کا تن سے جدا کیا قیس بن اشعث نے پیراہن شریف کو تن بے سر سے اتار لیا اور حبیبہ بن موئل نے آنحضرت کی تلوار کو اپنے قبضے مین کیا اور لشکر مع ہمراہیون کے آگے خیمہ اہلبیت مطہر کا لوٹ لیا جب نظر اسکی علی بن الحسین یعنی امام زین العابدین بیمار پر پڑی چاہا کہ انکو بھی شہید کرے اتنے مین ایک شخص نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ کافر بھی لڑکے کو نہین مارتے ہین اور یہ تو مسلمان ہے اور بیمار شمر نے کہا ابن زیاد کا حکم ہے کہ کوئی لڑکا آل عبا کا باقی نہ رہے اسنے کہا کہ م

AsliAhleSunnet.com

اللہ تعالیٰ عنہم وکانت شہادتہ یوم عاشوراء سنۃ احدی

ان سب سے اور امام شہید ہوئے دسوین تاریخ محرم سنہ اکسٹھ

وستین من الہجرۃ ولہ یومئذ ستۃ وخمسون سنۃ و

ہجری مین ف اور آپ کی عمر تھی چھپن ۵۶ برس اور

خمسۃ اشہر وخمسۃ ایام وامر الشقی ابن زیاد بالرأس

پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف اور ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر

المکرم فدیر بہ فی سکک الکوفۃ ثم ارسلہ مع رؤس سائر

مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیون مین پھر بھیجدیا سر مبارک کو اور شہیدون کے

الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید بن معاویۃ مع

سرون کے ساتھ اور اہل بیت کے قیدیون کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ

شمر ذی الجوشن وکان بدمشق ثم وجہ ذریۃ الحسین ع

شمر ذی الجوشن کے شہر دمشق مین پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین ع کو

ورأسہ مع علی بن الحسین ع الی المدینۃ انا للہ وانا الیہ

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف ہم سب اللہ ہی کے ہین اور ہم سبکو

راجعون واما اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ

اسکی طرف پھر جانا ہے اور خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس

الواقعۃ الہائلۃ من جہۃ الوحی بواسطۃ جبرئیل وغیرہ

واقعہ ہولناک سے بوسیلے وحی لانے جبرائیل ع وغیرہ

من الملائکۃ فمشہور متواتر من ذلک ما اخرجہ ابن سعد

فرشتون کے مشہور اور متواتر ہی ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابن سعد نے

والطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور طبرانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

AsliAhleSunnet.com

قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ

فرمایا کہ مجکو خبر دی جبرائیل نے کہ میرا بیٹا حسینؑ مارا جائیگا میرے بعد زمین

الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهَا مَضْجَعُهٗ وَ

طف میں ف۱ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی اُنکے لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور

مِنْهُ مَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْحَاکِمُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ

ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابوداود نے اور حاکم نے ام فضل بنت حارث سے ف۳

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے جبرئیلؑ پھر مجھے خبر دی کہ میری امت

سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ

قریب ہے کہ قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنی امام حسینؑ کو اور مجھے دی تھوڑی سی مٹی سرخ اُس

حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ دَخَلَ

زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں

عَلَیَّ الْبَیْتَ مَلَكٌ لَّمْ یَدْخُلْ عَلَیَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِیْ اِنَّ ابْنَكَ

ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا پہلے سو کہا مجھسے کہ آپ کا یہ بیٹا

هٰذَا یَعْنِیْ حُسَیْنًا مَقْتُوْلٌ وَّاِنْ شِئْتَ اَرَیْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ

یعنی حسینؑ مارا جائیگا اور اگر آپ چاہیں تو دکھاؤں آپکو اُس زمین کی مٹی

الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ

جہاں یہ مارا جاویگا پھر نکالی تھوڑی سی مٹی سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے

فِیْ مُعْجَمِهٖ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ

اپنے معجم میں ف۵ حضرت انسؓ کی حدیث سے کہ کہا انسؓ نے اذن مانگا مینہ کے موکل فرشتے نے

رَبَّهٗ اَنْ یَّزُوْرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا صلعم کی سو اُسکو اجازت ہوئی اور اُسوقت رسول خدا صلعم کو

AsliAhleSunnet.com

فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ اِحْفَظِی عَلَیْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلمہؓ دروازے سے خبردار ہو

لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ فَبَیْنَا ھِیَ عَلَی الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک گر امام حسین ع

فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ

بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْثِمُہٗ وَیُقَبِّلُہٗ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ اَتُحِبُّہٗ قَالَ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو گود مین لیکے چومنے لگے تب کہا حضرت صلعم سے ایک فرشتے نے کہ کیا

نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ سَتَقْتُلُہٗ وَاِنْ شِئْتَ اُرِیْکَ الْمَکَانَ

ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالیگی اور آپ چاہین تو آپکو وہ مکان دکھادون

الَّذِیْ یُقْتَلُ بِہٖ فَاَرَاہُ فَجَآءَ بِسَہْلَۃٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ

جہان یہ مارے جائینگے سو آپ کولا دکھائی دردرے بالوف یا مٹی سرخ

فَاَخَذَتْہُ اُمُّ سَلَمَۃَ رضؓ فَجَعَلَتْہُ فِیْ ثَوْبِہَا قَالَ ثَابِتٌ کُنَّا نَقُوْلُ

پھر اُس بالو کو حضرت ام سلمہ رضؓ نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم کہا کرتے تھے

اِنَّہَا کَرْبَلَاءُ وَاَخْرَجَہٗ اَیْضًا اَبُوْحَاتِمٍ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃِ

کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسکو روایت کیا ہے ابوحاتم نے اپنی صحیح مین اور

ابْنِ اَحْمَدَ فِیْ زِیَادَۃِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِیْ کَفًّا مِّنْ تُرَابٍ

امام احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پھر مجھے ایک مٹھی دی

اَحْمَرَ وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ

سرخ مٹی کی اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے

قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْحُسَیْنِ فَوَضَعْتُہٗ

کہ گئی مین پاس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حسینؑ کو لیکر پس رکھدیا مینے حسینؑ

AsliAhleSunnet.com

فِي حِجْرِهٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت کی گود مین پھر جو دیکھون مین ف تو رسول خدا صلعم کی آنکھون سے

وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ فَقَالَ اَتَانِي جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ

آنسو بہتے ہین پھر فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرائیل نے خبر دی ہے کہ

اُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا وَاَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ

میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرائیل ؑ نے اُسکے مقتل کی مٹی سُرخ

وَاَخْرَجَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ

اور روایت کی اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رض سے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاسْتَيْقَظَ

حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے

وَهُوَ خَاثِرٌ وَفِي يَدِهٖ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَلِّبُهَا قُلْتُ مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ

اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ مین سُرخ مٹی تھی کہ اسکو اُلٹتے پلٹتے تھے مینے پوچھا یہ کیا مٹی ہے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي جِبْرَئِيْلُ ؑ اَنَّ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ ؑ يُقْتَلُ

یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو جبرائیل ؑ نے کہ حسینؑ مارا جائیگا

بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهَا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَنَسٍ رض

عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہین کی ہے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس رض سے

قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانیوالے نے اپنے پروردگار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ فَجَعَلَ يَقَعُ عَلٰى مَنْكِبِ

پاس آنے کو اسکو اجازت ہوئی پھر آئے حسینؑ تو جھومنے لگے مونڈھے پر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو پوچھا اُس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہین فرمایا آنحضرت

AsliAhleSunnet.com

نعم قال فان امتك تقتله وان شئت اريك المكان الذي

ہان اسنے کہا آپکی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہین تو مین آپکو دکھلا دون مکان جہان

يقتل فيه فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

یہ مارا جائیگا پھر اسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو سرخ مٹی دکھلائی پھر لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج

پھر اپنے کپڑے مین پوٹلی باندھ رکھی انس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا مین اور روایت کی

ابو نعيم عن ام سلمة رض قالت كان الحسن والحسين يلعبان

ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر مین کھیلتے تھے

في بيتي فنزل جبرئيل فقال يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا

پھر اترے جبرائیل سو کہنے لگے یا محمد آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو

من بعدك واومى الى الحسين واتاه بتربة فشمها ثم

آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین کے اور دی آپکو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر

قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة اذا تحولت هذه

فرمایا اسمین سے بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا ای ام سلمہ جب ہو جاوے یہ

التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في قارورة

مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر مینے اس مٹی کو ایک شیشے مین بند کر رکھا

واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا

اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا انھون نے ہم تھے

مع الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال

ساتھ امام حسین کے کربلا کی دو نہرون پر پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا

صدق الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كاني انظر

سچا ہے اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا کہ مین دیکھتا ہون

AsliAhleSunnet.com

إِلَى كَلْبٍ أَبْقَعَ يَلِغُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَكَانَ شِمْرٌ أَبْرَصَ

کہ ایک کُتّا ابلق مُنہ ڈالتا ہے میری اہل بیت کے خون مین اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی

وَأَخْرَجَ ابْنُ السَّكَنِ وَالْبَغَوِيُّ فِي الصَّحَابَةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ مِنْ

اور روایت کی ابن سکن اور بغوی نے کتاب الصحابہ مین اور ابو نعیم نے

طَرِيقِ سُحَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سحیم سے کہ انس بن حارث نے کہا کہ مینے سُنا جناب رسالت پناہ صلعم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا يُقْتَلُ بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ يَشْهَدُ

فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا ف۲ مارا جائیگا اُس زمین مین جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں

ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ فَخَرَجَ أَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ إِلَى كَرْبَلَاءَ

مین سے وہان موجود ہو اُنکی مدد کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو

فَقُتِلَ بِهَا مَعَ الْحُسَيْنِ ؏ وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف۳ اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے

أَنَّ الْحُسَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرَئِيلُ فِي مَشْرَبَةِ

کہ حسین ؑ گئے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے پاس جبرائیل ؑ تھے

عَائِشَةَ رض فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيلُ سَتَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ وَإِنْ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضہ کے بالاخانہ پر سو کہا جبرئیل ؑ نے قریب شہید کریگی اِسکو آپکی امت اور آپ چاہین

أَخْبَرْتُكَ بِالْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَأَشَارَ جِبْرَئِيلُ بِيَدِهِ

تو مین بتاؤن آپکو وہ زمین جسمین یہ شہید ہوگا اور جبرئیل ؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا

إِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ فَأَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ فَأَرَاهُ إِيَّاهَا وَأَخْرَجَهُ

طرف چٹیل میدان عراق کے ف۴ پھر لیکر وہانکی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے

مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض مَوْصُولًا وَأَخْرَجَ

یہ حدیث ابی سلمہ سے اُنھون نے عائشہ رضہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف۵ اور روایت

AsliAhleSunnet.com

الْبَیْہَقِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاُخْبِرَ

بیہقی نے شعبی سے کہا اُنھنے کہ عبداللہ بن عمر آئے مدینے مین پھر خبر پائی

اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ تَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ فَلَحِقَہٗ فِیْ مَسِیْرَۃِ لَیْلَتَیْنِ

کہ جناب امام حسینؑ جاتے ہین عراق کی طرف سو جا ملے عبداللہ بن عمرؓ امامؑ سے اُس مقام مین

مِنَ الرَّبَذَۃِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیَّرَ نَبِیَّہٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

جہان سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبداللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اختیار دیا دنیا اور آخرت مین

فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ بَضْعَۃٌ مِّنْہُ وَاللّٰہِ لَا یَلِیْہَا

سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا

اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَبَدًا وَّمَا صَرَفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ اِلَّا لِلَّذِیْ ہُوَ

کسیکو تم مین سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے تم سے تو اُسمین کچھ بہتری چاہی ہے

خَیْرٌ لَّکُمْ فَارْجِعُوْا فَاَبٰی فَاعْتَنَقَہُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُکَ

تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ ف پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ کیا تب امام سے گلے لگ کر رے عبداللہ بن عمر اور کہا تمکو

اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ قَتِیْلٍ وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کُنَّا مَا

اللہ تعالیٰ کے ای شہید ہونیوالے ف۲ اور روایت کی حاکم نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ کہا ہمکو

نَشُکُّ وَاَہْلُ الْبَیْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِالطَّفِّ

شک نتھی اور اہل بیت بکثرت تھے اسمین کہ حسینؑ شہید ہونگے کربلا مین

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ یَحْیَی الْحَضْرَمِیِّ اَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّ رض اِلٰی

اور روایت کی ابونعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ مین نے سفر کیا حضرت علیؓ کے ساتھ

صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذٰی نِیْنَوٰی نَادٰی صَبْرًا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت امیرؑ نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجو ای ابا عبداللہ ف۳

بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

کنارے پر فرات کے مینے عرض کیا یہ کیا آپنے فرمایا کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ہے مجھے

AsliAhleSunnet.com

جِبْرَئِيلُ ع اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَ اَرَانِي قَبْضَةً

جبرئیل نے کہ حسینؑ شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجکو مُٹھی بھر

مِنْ تُرْبَتِهٖ وَ اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا

مٹی وہاں کی اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے تھے

مَعَ عَلِيٍّ رض عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ

حضرت علیؓ کے ساتھ قبر گاہ حسینؑ پر سو کہا جناب امیرؓ نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کی

وَ مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَ مُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صلعم

اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمدؐ کے اہلبیت سے

يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ

اِس میدان میں مارے جاوینگے جن پر رو ویگا آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم

وَ صَحَّحَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عباسؓ سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلعم کو

اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَ اِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ

کہ میں نے مارے یحییٰ بن زکریا کے عوض ستر ہزار ا اور میں مارنے والا ہوں تیرے نواسے

بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَ اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ

عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ۲ اور روایت کی احمد اور بیہقی نے

ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ نِصْفَ

ابن عباسؓ سے کہ اُنھوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلعم کو خواب میں ایک دن دوپہر کو

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا

بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپکے ہاتھ میں شیشہ ہے اُسمیں خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ ع وَ اَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصِيْ

حضرت نے فرمایا یہ خون حسینؑ اور اُنکے ساتھیوں کا ہے میں اُٹھاتا ہوں اُسے آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

AsliAhleSunnet.com

ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ

کہ یاد رکھا مینے اُسوقت کو پھر خبر پہنچی مجکو کہ حسین شہید ہوئے اُسیدن ف اور روایت کی

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حاکم اور بیہقی نے ام سلمہؓ سے کہا انھوں نے کہ مینے دیکھا حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ

صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ آپکا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے

فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ

مینے کہا کیا حال ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ مین گیا تھا مقتل حسین پر

اٰنِفًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ بَصْرَةَ الْاَزْدِيَّةِ

ابھی ف۲ اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے

قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا وَجِبَابُنَا

کہا جب شہید ہوئے حسینؓ تو برسا آسمان سے خون صبح کی ہمنے تو ہمارے مٹکے

وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَّنَا مَلْاٰنُ دَمًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

اور گھڑے اور برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ

زہری سے کہا زہری نے مجکو خبر پہنچی ہے کہ جسدن شہید ہوئے حسینؓ جو پتھر کہ اٹھایا

مِّنْ اَحْجَارِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ

جاتا تھا بیت المقدس مین اُسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ حِبَّانَ قَالَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ اَظْلَمَتْ

بیہقی نے ام حبان سے کہا جسدن شہید ہوئے حسینؓ اندھیرا رہا

عَلَيْنَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَمَسَّ مِنَّا اَحَدٌ مِّنْ زَعْفَرَانِهِمْ شَيْئًا يَجْعَلُهٗ

ہمپر تین دن اور نہ جسنے زعفران انکی سے کچھ

AsliAhleSunnet.com

عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَلَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا

منہ پر اُسکا منہ جل گیا اور جو اُٹھایا پتھر بیت المقدس کا

وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ

نکلا اُسکے نیچے خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے جمیل بن

مُرَّةَ قَالَ اَصَابُوْا اِبِلًا فِيْ عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ يَوْمَ قُتِلَ

مرہ سے کہا پکڑ لیگئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسینؑ سے جبدن شہید ہوئے حسینؑ

فَنَحَرُوْهَا وَطَبَخُوْهَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلْقَمِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

پھر ذبح کیا انکو اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر انکو کوئی

اَنْ يُّسِيْغُوْا مِنْهَا شَيْئًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ

نہ کھا سکا اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے سفیان سے

قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْوَرْسَ عَادَ رَمَادًا

کہا یوں نقل کیا مجھ سے میرے دادانے کہ دیکھا مین نے ورس کو کہ ہوگئی راکھ

وَلَقَدْ رَاَيْتُ اللَّحْمَ كَاَنَّ فِيْهِ النَّارَ حِيْنَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَ

اور دیکھا مین نے گوشت گویا اُسمین آگ بھری ہے جسدن شہید ہوئے حسینؑ اور

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ

روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اُسنے سُنا مینے اپنی دادی سے

قَالَتْ كُنْتُ اَيَّامَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ جَارِيَةً شَابَّةً فَكَانَتِ السَّمَآءُ

اسنے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اَيَّامًا تَبْكِيْ لَهٗ وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ سُفْيَانَ

روتا گیا امام پر اور روایت کی ابونعیم نے کہ سُنا سُفیان نے

عَنْ جَدَّتِهٖ قَالَتْ شَهِدَ رَجُلَانِ قَتْلَ الْحُسَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا

اپنی دادی سے کہ اُسنے کہا دو آدمی جو قتل حسین مین شریک تھے سو ایک کا

AsliAhleSunnet.com

فَطَالَ ذَكَرُهُ حَتّٰى كَانَ يَلُفُّهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ

اتنا بڑھ گیا آلہ تناسل کہ اپنی کمر سے باندھ لیتا تھا ف۱ اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا

الرَّاوِيَةَ بِفِيْهِ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اٰخِرِهَا فَمَا يَرْوٰى وَاَخْرَجَ

پکھال کی پکھال ساری اور پیاس بجھتی تھی ف۲ اور روایت کی

اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْجِنَّةَ تَنُوْحُ عَلَى

ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا اُسنے کہ مینے سنا جنوں کو کہ روتے تھے

الْحُسَيْنِ وَهِيَ تَقُوْلُ شعر مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِيْنَهٗ ٭ فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ

حسینؑ پر یہ پڑھکر ف۳ اُسکے جبین کو نبی نے چوما تھا چمک رہا ہے اُسکے چہرے پر

اَبَوَاهُ فِيْ عُلْيَا قُرَيْشٍ ٭ وَجَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ ٭ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ مِنْ

اُسکے ماں باپ تھے قریش کی جان اُسکا نانا جہان سے بہتر اور روایت کی ابو نعیم نے

طَرِيْقِ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ

طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا مینے نہیں سنا رونا جنوں کا

مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا اُرٰى اِبْنِيْ اِلَّا

جبسے انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مگر آج رات تو مینے جانا کہ میرا بیٹا

قَدْ قُتِلَ تَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اُخْرُجِيْ فَاسْئَلِيْ

حسین شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی کو گھر سے نکلکر پوچھ تو

فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ قَدْ قُتِلَ وَاِذَا الْجِنَّةُ تَنُوْحُ شعر اَلَا يَا عَيْنُ

پھر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے ہو سکے جتنا روے

فَانْهَمِلِيْ بِجُهْدٍ ٭ وَمَنْ يَّبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَآءِ بَعْدِيْ ٭ عَلٰى رَهْطٍ

تو اے چشم کون رویگا پھر شہیدوں کو پاس ظالم کے

تَقُوْدُهُمُ الْمَنَايَا ٭ اِلٰى مُتَجَبِّرٍ فِيْ مُلْكِ عَهْدِيْ ٭ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ

کھینچ لائے موت اُنکو اس عزیزوں کو اور روایت کی ابو نعیم نے

AsliAhleSunnet.com

عَنْ مَزِيْدَةَ بْنِ جَابِرِنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ

مزیدہ بن جابر حضرمی سے اُسنے اپنی مان سے کہ اُسنے کہا سُنا مینے

الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَهِيَ تَقُوْلُ شِعْرًا اَنْعِيْ

جنون کو روتے حسینؓ پر اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید

حُسَيْنًا هَبَلًا ∴ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا ∴ وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ

سُناؤن تمہین بیدہ تر حسین کو وہ رضا اور حسین تھے اختر اور روایت کی ابن عساکر نے

عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ رَاْسَ الْحُسَيْنِ

منہال بن عمرو سے کہا کہ مینے واللہ دیکھا سر مبارک حسینؓ کو

حِيْنَ حُمِلَ وَاَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّاْسِ رَجُلٌ

کہ اسکو لیجاتے تھے نیزہ پر اور مین شہر دمشق مین تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص

يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ حَتّٰى بَلَغَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتَ

پڑھتا جاتا تھا سورہ کہف جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا تو نے جانا

اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا

کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری نشانیون قدرت سے عجوبہ تھے

فَاَنْطَقَ اللّٰهُ الرَّاْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ اَعْجَبُ مِنْ

تو گویا کر دیا اللہ تعالےٰ نے سر مبارک کو بزبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے کہ عجب تر ہے

اَصْحٰبِ الْكَهْفِ قَتْلِيْ وَحَمْلِيْ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ

اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور میرا اُٹھائے لئے پھرنا اور روایت کی ابو نعیم نے

مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ قُنْبُلٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ

طریق ابن لہیعہ سے اُسنے ابی قنبل سے کہا کہ جب شہید ہوئے

الْحُسَيْنُ احْتَزُّوْا رَاْسَهٗ وَقَعَدُوْا فِيْ اَوَّلِ مَرْحَلَةٍ

حسینؓ اور سر مبارک کو کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور بیٹھے پہلی منزل پر

يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ قَلَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ

پیتے تھے ... خرمے کا شیرہ کہ اتنے مین نمود ہوا غیب سے ایک آہنی قلم

فَكَتَبَ سَطْرًا بِدَمٍ شِعْر اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا

اُسنے لکھا خون سے یہ ... شعر ... حسین کے قاتل کیا فردائے قیامت مین

شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

امید بھی رکھتے ہین نانا کی ... شفاعت کی وا

تمّت

فائدہ

جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہلبیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوا تو اس غرور سے اُسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اُسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ واسطے تاخت تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کئے اور لڑکون کو بند کر لیا اور عورتون کو شہر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین ام سلمہ رضہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانہ بنکے وہان حاضر ہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیحہ کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کئے کہ زبان قلم کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھرون سے بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور درداء

AsliAhleSunnet.com

کعبے کے پردے کو اتار کے تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بن لباس اور وہانکے رہنے والے نہایت ایذا اور رہراس مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے پندرہوین ربیع الاول سنہ چونسٹھ ہجری مین جسدن اُس پلید کے حکم سے کعبہ کی بیحرمتی ہوئی اُسی دن شہر حمص مین شام کے شہرون مین سے اُنتالیس برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا

فائدہ جب مختار بن ابی عبید ثقفی عبدالملک کی سلطنت مین کوفہ پر غالب ہوا پہلے اپنی خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا حفص نامی حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُسنے کہا خانہ نشین ہے مختار نے کہا کہ اب کیونکر حکومت رَی سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسین کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اُسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اُسکے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اُنکے سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا اُسکو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سُنکے سب کوفی والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُنکا تعاقب کیا جسکو پایا مار ڈالا اور اُسکی لاش کو جلا دیا اور اُسکا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کر کے مختار کے پاس لائے اُسنے پہلے اُسکے چارون ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اُسکو سولی پر چڑھایا پھر اُسکے بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ میں لکھا ہے مختار نے چھ ہزار کوفی والون کو جو شریک امام حسینؑ کے قتل مین تھے طرح طرح کے عذاب کر کے مارا

فائدہ جب مختار ابن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اُنکے ہمراہیون کو قتل کر چکا عبید اللہ بن زیاد کے فکر مین ہوا اور ابن زیاد اُن دنون موصل مین جا رہا تھا اور اُسکے ساتھ بیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کر کے ابن زیاد کے مقابلہ کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہنچا ابن زیاد نے دریا کے کنارے پندرہ کوس پر موصل سے اُس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کی ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جسکسیکو فوج مخالف سے پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والون نے ابراہیم کے پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار کے پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفہ مین پہنچا مختار

AsliAhleSunnet.com

نے کوفے مین محفل آراستہ کرکے کوفی والون کو جمع کیا اُسوقت سرِ نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا
منگواکے کہا کہ اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ نہ چھوڑا
تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہہ واقعہ
سنہ ۶۷ ہجری مین چھہ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ**
ترمذی کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اُسکے سردارون کے سر
مختار کے پاس لاکے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا ساظاہر ہوا کہ لوگ اُسے دیکھکر
ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبیداللہ بن زیاد کے سر پاس آکے اُسکے نتھنے
مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے مُنہ سے نکلا پھر اُسکے مُنہ مین گھسا اور نتھنے سے
نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد
اور شمر ذی الجوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی
اور عبداللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور
اُنکی لاشونکو اسطرح گھوڑون کے سُمون سے روندا کہ ہڈیان چور چور ہوکر خاک سے برابر ہوئین
پر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ ابن زیاد سے پہلے
مارے گئے یا پیچھے ہر نہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین
علیہ السلام کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر مختار کے
عقیدے مین فساد آیا اور اُسکو یہہ خبط ہوا کہ اُسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی
مہدی موعود ہین اور جب قبضہ اُسکا کوفی اور اُسکی اطراف و جوانب پر خوب ہوگیا تو اُسکو دعویٰ
لڑنے کا عبداللہ بن زبیر رض کے ساتھ پیدا ہو جب عبداللہ بن زبیر کو یہہ حال معلوم ہوا اُنھون نے بھی
اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرہ کے حاکم تھے اُسکے مقابلہ کے واسطے معین کیا جب مصعب بصرہ
سے لڑائی کے ارادہ پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا آخرالامر فتح
مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفی پر قابض ہوئے
آخر کو عبدالملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سنہ ۱۱

ہجری مین قتل کیا **فائدہ** عبد الملک بن عمر و لیثی سے روایت ہی کہ عجب اتفاق ہے کہ مینے دار الامارۃ
کوفی مین پہلے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف
رکھا تھا پھر وہین ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر
کے سامنے رکھا تھا پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمرو
لیثی نے کہا کہ جب مینے یہ حال عبد الملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجکو یہان پانچوان
سر نہ دکہاوے اور اُس دار الامارۃ کی شناعت سے ڈر کر اُسیوقت اُسے کہدوا ڈالا القصہ کوتاہ
جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پہ فتح پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلہ کو مکے مین
بہیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم مین جدال و قتال حرام ہے وہان جا کر کیونکر لڑین آخر ایک
دن حجاج بن یوسف نے عبد الملک کے سامنے آکے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ
عبد اللہ بن زبیر کا سر مینے کاٹ کیا عبد الملک نے جانا کہ حجاج مکے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے
مقابلہ مین تیار ہے اُس نے جلد ایک لشکر حجاج کے بنام کر کے مکہ معظمہ کے طرف روانہ کیا
حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا وہان آکے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکہ معظمہ کا ہوا اور وہان
سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چہوڑ کے نہایت بے ادبی
اور گستاخیون پہ کمر باندہی یہانتک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ
بن زبیر کو بہی سنہ ۷۳ یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑہایا پہر سولی سے اُتروا کے یہودیون
کی قبردن مین ڈلوا دیا بعد طے کرنے اس مرحلہ کے حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز مین جم
گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی فقط

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مقبول کونین یعنی سر الشہادتین از تصنیف راس المحدثین والمفسرین حضرت مولانا
شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز مع ترجمہ اردو و فوائد کثیرہ برحاشیہ بصحت تمام بسعی کارپردازان
مطبع وباہتمام جناب مولوی عبد الاحد صاحب حافظ در مطبع مجتبائی واقع دہلی ماہ شوال سنہ ۱۳۰۹ مطبوع طبائع خاص و عام گردید

AsliAhleSunnet.com

کتب مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ موجودہ کتبخانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی

قرآن شریف واضح پر قلم معہ		سلک مروارید ترجمہ عقد جید		کلمات طیبات	۲ر
ترجمہ فارسی حضرت شاہ ولی اللہ		مجتبائی۔ ایک کالم میں عربی دوسرے		ایضاً بکاغذ ولایتی۔	عمہ
بر حاشیہ مطبوعہ مجتبائی۔	صر	اُردو ترجمہ مسلسل ہے اور اسکا		مکتوب المعارف	۳ر
مسوی مع مصفی (شرح موطا)	ے	ترجمہ حضرت مولانا محمد احسن صاحب		مکتوبات مع فضائل ابی عبداللہ	
سرور المحزون فی سیر الامین المامون		نانوتوی مدظلہ نے نہایت خوبی کے		محمد اسمعیل البخاری و ابن تیمیہ	۲ر
فارسی۔ ترجمہ نور العیون۔ مجتبائی	ار	ساتھ کیا ہے۔	۸ر	ہوامع شرح حزب البحر	۴ر
حجۃ اللہ البالغہ۔ عربی۔ مصری۔		انصاف مع ترجمہ اردو الموسوم		سطعات رسالہ جز اللطیف طلسم آلہی	۱۰
ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء		بہ کشاف مجتبائی اسکا ترجمہ بھی		وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی	
قول الجمیل مع ترجمہ اردو الموسوم		مولانا موصوف الصدر ہی نے		مع ترجمہ اردو۔	۱ر
بہ شفاء العلیل باضافہ رسالہ		کیا ہے۔	۸ر	رسالہ فیض عام	ار
ہدایت السبیل۔	۵ر	الطاف القدس اصول تصوف	۳ر	سر الشہادتین مع ترجمہ اردو	
فوز الکبیر مع فتح الخبیر عربی و فارسی		چہل حدیث مع شرح منظوم الموسوم		زیر متن و فوائد مفیدہ بر حاشیہ	
اصول تفسیر۔	۵ر	بہ تسخیر منظومہ مولوی ہادی علی اشک	۱۰	مجتبائی	
قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب		الدر الثمین فی مبشرات النبی الکریم		**قرۃ العینین فی**	
والعجم متضمن بر دلائل نبوت و		مع ترجمہ	۱۰	**تفضیل الشیخین**	
بعض لطائف دیگر و قصیدہ ہمزیہ		انسان العین فی مشائخ الحرمین	۳ر	یہ کتاب بڑی جستجو اور تلاش	
در نعت و دو قصیدہ تائیہ و لامیہ		تاویل الاحادیث مترجم	۲ر	سے حاصل کی گئی اور تصحیح کرا کر مولانا	
مشتمل بر بعض معارف غامضہ مع		مجموعہ ارشاد و اوائل تراجم البخاری		محمد احسن صاحب سے محشے کرائی واقع میں	
شرح ہر چہار قصائد از مصنف مجتبائی	۳ر	وفیما یجب حفظہ للناظرین	۳ر	یہ کتاب نادر الوجود ہے مطبع اسکو بہت اہتمام کے	
احسن العقیدہ مع ترجمہ	۲ر	فیوض الحرمین مترجم	۱۰ر	ساتھ طبع کر رہا ہے شائقین منتظر رہیں	

[illegible] مطبع مجتبائی دہلی [illegible] ۱۳۰۲ھ?

AsliAhleSunnet.com